اپنے ملک کے ساتھ محبت وامانت داری اور جذبۂ حب الوطنی اسلام میں مطلوب ہے

الْخُطْبَةُ الأُولَى

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْكَرِيمِ الْمَنَّانِ، ذِي الْفَضْلِ وَالْإِحْسَانِ، حَبَانَا بِوطَنٍ مِنْ خِيرَةِ الْأَوْطَانِ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ. **أَمَّا بَعْدُ:** فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ تَعَالَى:(وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ)[1].

رفیقانِ ملتِ اسلامیہ! میرے مسلمان بھائیو! اپنے ملک کے ساتھ محبت وامانت داری کا مُعاملہ کرنا ایک نیک عمل ہے ،اسلا م میں جذبۂ حب الوطنی مطلوب ومحبوب ہے،خود ہمارے مقتدا احمدِ مصطفی ﷺ کو اپنے آبائی وطن مکہ مکرمہ سے بے انتہا محبت تھی ،اسی طرح مدینہ منورہ سے بھی آپ ﷺ کو بہت جذباتی لگاواور مخلصانہ تعلق تھا ہجرت کے بعد آپ ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو اس سے محبت وتعلق میں زیادتی کی اس طرح دعافرمایاکرتے:«اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ،

(١) البقرة : ١٩٤.

كَمَا حَبَّبْتَ إِلَيْنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ»[1]، یا اللہ ! مدینہ کو ہماری نگاہوں میں اسی طرح محبوب بنادے جیسے ہم مکہ سے محبت کرتے ہیں، بلکہ اس سے بھی زیادہ محبت عطا فرما دے، حقیقت تو یہ ہے کہ لوگوں کے دلوں میں اپنے وطن کا وہ مقام مرتبہ ہوتا ہے الفاظ جن کو بیان کرنے سے قاصر ہیں اسی طرح وطن سے اس کے باشندوں کو ایسا جذباتی تعلق اور قلبی لگاو ہوتا ہے جس کو جملوں میں بیان کرنا ممکن نہیں ،ایک عقل مند سے پوچھا گیا کہ اگر کسی شخص کو پرکھنے اور اس کے ساتھ معاملہ کرنے کا تجربہ نہ ہو تو ایسے شخص کی وفاداری معلوم کرنے کا کیا طریقہ ہے ؟ انہوں نے جواب دیا کہ اپنے وطن کے ساتھ اس کی جاں نثاری اور وفاداری کے ذریعے ،یعنی اگر کوئی شخص اپنے وطن کے تئیں مخلص اور وفادار ہے تو اس کا مطلب ہے کہ ایسے شخص کے اندر وفاداری کی خصلت اور اخلاص کا جوہر موجود ہے واقعی اگر وطن کی قیادت انصاف پسند ہو اور حکومت مخلص ہاتھوں میں ہو تو آدمی کا وطن اس کیلئے ایک مضبوط قلعہ کے مانند ہوتا ہے جہاں اس کا دین ومذہب ،جان ومال اور عزت وآبرو ساری چیزیں محفوظ رہتی ہیں اور جو شخص پناہ گزینی کی زندگی گذار رہا ہو اور اس کا اپنا کوئی وطن نہ ہو تو عموماً ایسا شخص اپنے دین پر آزادی کے ساتھ عمل نہیں کرپاتا، نیز اس کی جان ومال اور عزت وآبرو غیر محفوظ رہتی ہے ایسے شخص کی نہ کوئی زندگی ہوتی ہے اور نہ ہی اس کو اطمینان واستحکام نصیب ہوتا ہے، بلاشبہ باری تعالیٰ نے

---

[1] البخاري: ٦٣٧٢.

اہل امارات کو ایک خوشحال اور پُرامن وطن عطا کیا ہے جہاں عدل وانصاف کا بول بالا ہے الحمدللہ یہاں ہر شخص کی عزت اور ہر ایک کا وقار محفوظ ہے اور بلا تفریقِ دین وملت اور رنگ ونسل سب کے حقوق کی حفاظت ورعایت کی جاتی ہے

اپنے وطن سے محبت اوروفاداری کرنے والو! یہ وطن اماراتی باشندوں کے ہاتھوں میں ایک امانت ہے یہ امانت آباؤ اجداد سے ان کی طرف منتقل ہوئی ہے اوراب اس کی حفاظت کی ذمہ داری ان کے کندھوں پر ہے لہذا اس ملک کے ساتھ وفاداری اور اس کی حفاظت ان پر لازم ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ ملک کی سربلندی کے لیے جانی ومالی قربانی پیش کی جائے، اس کی آواز پر لبیک کہا جائے اس کے سرحدوں کا بھرپور دفاع کیا جائے اور ضرورت کے وقت اس کے امن استحکام کیلیے اپنا آرام اور راتوں کی نیند قربان کردی جائے، اس کی دینی، علمی اور سائنسی کی ترقی کیلیئے اپنا کردار ادا کیا جائے اور اس کی حصولیابیوں میں اضافے کیلیئے ہر ممکن خدمت پیش کی جائے تاکہ اس وطنی امانت کو آئندہ نسل تک پوری دیانت داری کے ساتھ منتقل کیا جاسکے اور اس سلسلے میں کوئی یا کمی یا کوتاہی نہ ہو اس طرح وطن کے جاں نثاروں کو کامیابی نصیب ہو اور ان پر خدائے عزّوجلّ کا یہ فرمان صادق ہو: (وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ)(١). اور جو لوگ اپنی امانتوں اور اپنے مُعاہدوں کی رعایت وحفاظت کرنے والے ہیں، وطن

(١) المؤمنون: ٨، المعارج: ٣٢.

سے وفاداری کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ آدمی ہمیشہ اس کے فضل و احسان کو یاد رکھے اور دل کی گہرائیوں سے اس کا اعتراف واقرار کرتا رہے اور اس کی سلامتی اور ترقی کیلئے دعا کرتا رہے اسی طرح ہم سب کو اپنے اپنے ملکوں کیساتھ وفاداری کرنی چاہیے، وطن کی سلامتی اور ترقی میں حصہ لینا چاہیے بفضل خدا متحدہ عرب امارات کی سرزمین پر ہم پُرسکون زندگی بسر کررہے ہیں اور اس سے فائدہ اٹھارہے ہیں لہذا ہمیں اس کے قوانین کی پابندی کرنی چاہئے اور اس کی ترقی، اور امن وامان کیلئے دعا کرنی چاہئے بلاشبہ امن وامان بہت بڑی دولت ہے اسی لئے سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کیلئے اس طرح دعا کی تھی: ﴿رَبِّ اجْعَلْ هَذَا الْبَلَدَ آمِنًا﴾(١). اے میرے پروردگار اس شہر (مکہ) کو امن و امان والا بنادے، اسی طرح نبی رحمۃٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ﷺ مدینہ منورہ کے لئے خیر وبرکت کی اس طرح دعا فرمایا کرتے «اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا»(٢). یااللہ ہمارے لئے ہمارے مدینہ میں برکت عطا فرمادے، یااللہ ! متحدہ عرب امارات کا امن وامان اور اس کی خوشحالی اور شادابی قائم ودائم رکھ، ہمیں اپنے اپنے وطن کے ساتھ وفاداری کی اور اس کے حقوق ادا کرنے کی توفیق دیدے اور اس کی ترقی اور نیک نامی کیلئے کام کرنے والا بنا دے * أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ، فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ

---

(١) إبراهيم: ٣٥.
(٢) متفق عليه، واللفظ لمسلم.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ تَبِعَ هَدْيَهُ.

برادرانِ اسلام ورفیقانِ گرامی قدر! متحدہ عرب امارات میں آج جو امن وامان کی فضا قائم ہے اوراس وطنِ عزیز میں ہر طرف جو ترقی، اور خوشحالی نظر آرہی ہے بنیادی طور پر یہ اللہ کے فضل وکرم کی بدولت ہے اس کے بعد یہ سب اس ملک کے بانیوں کے اخلاص کا نتیجہ اوران کی کوششوں کا اثر ہے اور آباؤ واجداد کے خون پسینے کا ثمرہ ہے پس اس ملک کے تئیں اس کے جانبازوں کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اس کے دینی علمی اور مالی سرمایہ کی حتی الامکان حفاظت کریں اور بوڑھوں اور بزرگوں نے تہذیب وتمدن کا جو قلعہ تعمیر کیا ہے وہ اس کو مزید مضبوط اور مستحکم کریں اور آباؤ واجداد نے تعمیر وترقی کا جو سلسلہ شروع کیا تھا آج کے نوجوان اس سلسلے کو مزید تیز کریں اور ملک کو تعمیر وترقی کے اعلیٰ منازل تک پہونچادیں، اوروہ اللہ کی رحمت سے یہ پختہ امید رکھیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں کو بابرکت بنادے گا اور ان کی قربانیوں کو نتیجہ خیز بنادے گا اور ان کو کثیر اجر وثواب عطا فرمائے گا ، کیونکہ باری تعالی جَلَّ جَلَالُہُ نے اپنے بندوں سے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ ان کو ہر نیکی پر اجر وثواب عطا فرمائے گا اور ان کی کوئی بھی اچھی محنت ضائع نہیں ہوگی: (فَمَنْ يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهِ وَإِنَّا لَهُ كَاتِبُونَ)[1]. سو جو شخص نیک کام کرتا ہوگا اور وہ ایمان والا بھی ہوگا تو اسکی محنت اکارت نہ جائے گی اور ہم اسکو لکھ بھی لیتے ہیں ، بلاشبہ جذبۂ حب الوطنی

(١) الأنبياء: ٩٤.

،اپنے ملک سے وفاداری اور فنائیت، اس کی سرزمین کا دفاع اور اس کی حفاظت کا اِحساس یہ سب بہت پاکیزہ خصلتیں ہیں پس ضروری ہے کہ ہم ان خصلتوں پر اپنے بچوں کی پرورش کریں اور ان کے دلوں میں یہ خوبیاں پختہ کریں، آخر میں بارگاہِ رب العزت میں دعا ہیکہ اِلہٰ ا لعٰلمین :
ہمارے وطن کو امن وعافیت اور خیر وبرکت سے مالامال فرمادے ہمارے ملکوں کے حکمرانوں کو امن وانصاف کے ساتھ کام کرنیکی توفیق دیدے، متحدہ عرب امارات کو امن وامان کا گہوارہ بنادے، اور کرونا وغیرہ سے ہم سب کی حفاظت فرما دے آمین ***هذا، وَصلُّوا وَسلِّمُوا عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ. **اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ خَيْرَهَا وَهَنَاءَهَا، وَتَقَدُّمَهَا وَرِفْعَتَهَا، وَرَخَاءَهَا وَازْدِهَارَهَا، وَانْشُرِ السَّعَادَةَ بَيْنَ أَهْلِهَا، أَنْتَ رَبُّهَا وَوَلِيُّهَا. اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ الشَّيخ خَلِيفَة بْن زَايِد وَنَائِبَهُ وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ، وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ؛ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ.**

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيخ زَايِد وَالشَّيخ مَكْتُوم، وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رَحْمَتِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ. وَارْحَمْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ وَأَجْزِلْ مَثُوبَتَهُمْ، وَارْفَعْ فِي الْجَنَّةِ دَرَجَتَهُمْ.

اللَّهُمَّ ارْفَعْ عَنَّا وَعَنِ الْعَالَمِينَ الْوَبَاءَ، وَاشْفِ الْمُصَابِينَ بِهَذَا الدَّاءِ، يَا مُجِيبَ الدُّعَاءِ.

اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا.

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ يَذْكُرْكُمْ، وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.